سوال

(63)قدیم مسجد کے فرش پر غسل خانہ اور جوتے اتارنے کی جگہ بنانا

جواب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

اس قصبے میں ایک مسجد چھوٹی سی تھی۔ عرصہ پچس سال کا ہوتا ہے کہ مصلیوں کی کثرت کی وجہ سے مسجد بڑھائی پڑی اور پچھم کی طرف مسجد بڑھادی گئی۔ مسجد مذکور کے سابق فرش کو دیگر ضروری کاموں کے لیے تجویز کیا گیا اور اس پر غسل خانہ اور وضو کرنے کی اور جوتا نکالنے کی جگہ بنا دی گئی۔ اب بعض لوگوں کا خیال ہے کہ قدیم فرش جس پر غسل خانہ اور وضو کرنے کی جگہ ہے وہ مسجد ہے اور اس پر یہ سب کام کرنا ناجائز ہے۔ لہذا سوال ہے کہ فرش قدیم پر یہ سب کام کرنا جائز ہے یا نہیں؟ جواب مدلل ہونا چاہیے۔

نوٹ:۔ جگہ بہت تنگ ہے وہاں کوئی ایسی جگہ نہیں ہے کہ قدیم فرش کو داخل فرش جدید کر دیا گیا تو وضو وغیرہ کے لیے کوئی اور جگہ ہو۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

بعض لوگوں کا جو یہ خیال ہے کہ قدیم فرش پر جس غسل خانہ اور وضو کرنے کی جگہ ہے وہ مسجد ہے اور اس پر یہ سب کام کرنا ناجائز ہے بالکل صحیح خیال ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ جو جگہ مسجد ہو گئی، وہ ہمیشہ کے لیے مسجد اور واجب الاحترام ہو گئی اور اس کی مسجدیت کو باطل اور اس کو بے حرمت کرنے کا کسی کو کسی وقت بھی اختیار نہیں رہا۔ ورنہ یہ جائز ہو گا کہ آج جو مسجد ہے کل اس کو کوئی استنجا خانہ یا پائخانہ بنائے اور یہ بھی جائز ہو گا کہ حائض اور جنب اس میں داخل ہوں اور یہ بھی جائز ہو گا کہ جس مسجد سے جس نمازی کو جب چاہے نماز پڑھنے سے روک دے اور یہ فعل ظلم قرار نہ پائے۔ حالانکہ یہ سارے امور ناجائز ہیں۔ مسجد واجب الاحترام ہے اور فعل مذکور (نمازی کو مسجد میں نماز خوانی سے روک دینا) سخت ظلم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَن أَظلَمُ مِمَّن مَنَعَ مَسـٰجِدَ اللَّهِ أَن يُذكَرَ فيهَا اسمُهُ ... سورة البقرة ١١٤

''اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں سے منع کرے کہ ان میں اس کا نام لیا جائے۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مرفوعاً روایت ہے:

"أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّورِ، وَأَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ"[1] (رواه احمد وابوداود والترمذي وصحح ارساله)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں مسجدیں بنانے، انھیں صاف ستھرا رکھنے اور خوشبودار بنانے کا حکم دیا ہے۔''

نیز حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مرفوعاً مروی ہے۔

"البصاق فی المسجد خطیئة وکفارتها دفنها (متفق علیه)[2]

''مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اسے دفن کر دینا ہے۔''

سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے۔

"عرضت علی اجور امتی حتی القذاة یخرجها الرجل من المسجد" (رواہ ابوداؤد والترمذي واستغفرہ وصحه ابن خذیمة)[3]

''میرے اوپر میری امت کے اجر و ثواب پیش کیے گئے حتیٰ کہ وہ تنکا بھی جو آدمی مسجد سے نکال دیتا ہے۔''

---

[1]۔ مسند احمد (279/6) سنن ابی داود رقم الحدیث (455) سنن ترمذی رقم الحدیث (594) سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (758) نیز دیکھیں۔ الثمر المستطاب للالبانی (ص:447)

[2]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (405) صحیح مسلم رقم الحدیث (552) یہ حدیث سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن مالک سے مروی ہے۔

[3]۔ سنن ابوداود رقم الحدیث (461) سنن ترمذی رقم الحدیث (2916) اس کی سند میں انقطاع ہے لہذا یہ حدیث ضعیف ہے البتہ صحیح مسلم (553) میں ایک حدیث بایں الفاظ مروی ہے:

"عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمالُ أُمَّتِي حَسَنُها وَسَيِّئُها فَوَجَدتُ فِي مَحاسِنِ أَعْمالِها الأَذَى يُماطُ عَنِ الطَّرِيقِ وَوَجَدتُ فِي مَساوِيَ أَعْمالِها النُّخاعَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لا تُدْفَنُ"

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ: 128

محدث فتویٰ